



سوال

(205) سورہ سج اسم ربک الاعلیٰ کے بعد ”سبحان ربی الاعلیٰ“، کہنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سورہ سج اسم ربک الاعلیٰ کے بعد ”سبحان ربی الاعلیٰ“، کہا جاتا ہے۔ سورہ التین کے آخری میں ”علیٰ وأنا علی ذلک من الشاہدین“، اسی طرح اور سورتوں میں بھی عام طور سے امام اور مقتدی دونوں کہتے ہیں۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ صرف امام کو کہنا چاہیے۔ یا امام و مقتدی دونوں کہہ سکتے ہیں افضل کیا ہے؟۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کسی حدیث میں صراحتہ سامع کے لیے ”علیٰ وأنا علی ذلک من الشاہدین“، وغیرہ کہنے کا ذکر نہیں۔ قال شیخنا فی شرح الترمذی 4/215 فی تفسیر سورۃ التین: ”والحدیث یدل علی أن من یقرأ ہذہ الآیات یتحجب لہ أن یتقول تلک الکلمات، سواء کان فی الصلاة أو خارجا، وأما قولنا للمقتدی خلف الإمام فلم آفت علی حدیث یدل علیہ، انتہی۔ شافعیہ سامع کے لیے جواب دینے کو مستحب کہتے ہیں خواہ وہ نماز میں ہو یا نماز سے باہر۔ کما صرح بہ المناوی فی ”التیسیر شرح الجامع الصغیر“، والنووی فی ”شرح مسلم“، وفی کتاب الاذکار، آنحضرت ﷺ کے سورہ رحمن کی تلاوت کے وقت صحابہ نے نبی آلاء ربکما تکذبان (الرحمن: 13) کے جواب سے سکوت فرمایا تو آپ نے ان کی خاموشی پر اعتراض کیا اور جنات کے جواب دینے کو بطور مدح کے سے ذکر فرمایا، اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے جن آیتوں کو پڑھ کر جواب دیا ہے، یا پڑھنے والے کو جواب دینے کا حکم دیا ہے، ان کا معنی اور مضموم اور محل ہی ایسا ہے کہ جب وہ پڑھی جائیں تو پڑھنے والا اور سننے والا ہر شخص ان کا مناسب جواب جو احادیث سے ثابت ہو دے۔ اس استنباط کی رو سے میرے نزدیک سامع کا بھی جواب دینا لہجھا ہے۔ (محدث دہلی ج: 2 ش: 10 صفر 1361ھ جنوری 1947ء)

ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1



مجلس البحث والدراسات
الاسلامية
محدث فتوى

صفحه نمبر 319

محدث فتوى